[AL-AASAR Journal](http://www.al-aasar.com)
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

A CRITICAL ANALYSIS OF THE THEMES IN GHAZANFAR TIRMIZI'S GHAZAL

غضنفر ترمذی کی غزل کا فکری جائزہ

Shagufta Arif
M.Phil Urdu Scholar, Superior University Faisalabad Campus
Dr Mubshar Saeed
Assistant Professor (V) Superior University Faisalabad Campus

Abstract:
This article presents a comprehensive and detailed study of the intellectual and artistic aspects of Ghaznfar Tirmizi ghazal poetry. It not only sheds light on the general introduction and historical significance of ghazal but also beautifully highlights Ghaznfar Tirmizi personality, his literary journey, and the various intellectual and thematic dimensions of his poetry. Ghaznfar Tirmizi poetry reflects a profound depth of human emotions, the ups and downs of life, social inequalities, love, patriotism, and reformative aspects. His poetry masterfully blends classical style with contemporary demands, maintaining the essence of tradition while embracing modern sensibilities.

Keywords: Ghaznfar Tirmizi Poetry, Ghazal Artistic Analysis, Literary Themes in Ghazal, Classical and Modern Poetry, Urdu Poetic Tradition

غزل زندگی کے ہر پہلو کا آئینہ ہے۔یہ الفاظ کے خوبصورت پیرائے میں جذبات کا اظہار کرتی ہے۔یہ وہ صنف سخن ہے جو خود کو عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کا ہنر رکھتی ہے۔اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا جیسے عربی انگریزی فارسی اس لیے دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس سے حظ اٹھاتے ہیں یہ نہ صرف غزل گو افراد کے کے لیے بلکہ سامعین اور قارئین کے لیے بھی تسکین کا باعث ہے۔یہ اپنے فنی اور ہیئتی اعتبار سے دوسری اصناف سے مختلف ہے۔اس میں اظہار کے لیے موضوع یا تخیل کی کوئی قید نہیں ہوتی ہر طرح کی فکر اور موضوع اس میں سما جاتا ہے۔غزل اردو شاعری کی سب سے مقبول صنف ہے۔آغاز سے تا حال اس کی اہمیت اور مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ اس کے بغیر اردو ادب کا دامن ادھورا رہتا ہے۔ڈاکٹر وقار احمد رضوی لکھتے ہیں:

> ”غزل ایک ساز کی طرح ہے اس کا ہر شعر ایک تار ہے۔ہر تار کی آواز مختلف ہے۔مگر ان آوازوں کے امتزاج سے ایک ایسا دل نواز نغمہ ترتیب پاتا ہے۔جو ساز و آواز سے متاثر ہو کر فضا میں گلال برسا دیتا ہے۔“(1)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی غزل کی تعریف یوں کرتے ہیں:

> ”غزل میں اتنی وسعت،رنگا رنگی اور تنوع ہے جتنی خود زندگی اور کائنات متنوع اور وسیع ہے۔اس ہمہ گیری کے سبب غزل میں مذہبی،سیاسی،معاشرتی،تہذیبی،اخلاقی،فلسفیانہ،حکیمانہ اور عاشقانہ موضوعات و مسائل پر اظہار خیال کیا جاتا ہے“۔(2)

مجنوں گورکھپوری کے مطابق:

> ”غزل کے مضامین اتنے ہی زیادہ وسیع اور متنوع ہیں جتنا کہ خود انسان کی زندگی کے حالات و واردات قلب۔“(3)

پروفیسر رشید۔احمد صدیقی بیان کرتے ہیں:

> ”غزل اردو شاعری کی آبرو ہے۔“(4)

ڈاکٹر سلام سندیلوی رقمطراز ہیں:

"غزل اردو شاعری کی روح ہے۔"(5)

معروف شخصیات کی غزل کے بارے میں رائے کے مطالعے سے غزل کی اردو میں اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور یہ بجا ہے کی غزل اردو شاعری کی روح ہے۔غزل کے میدان میں بہت سے شعراء نے اہم کردار ادا کیا اور اپنی قابلیت کا سکہ منوایا۔غزل کے ابتدائی شعرا میں امیر خسرو، ولی دکنی، مرزا محمد رفیع سودا، میر تقی میر، خواجہ حیدر علی آتش، مرزا اسد اللہ خاں غالب، مومن خان مومن، محمد اقبال ہیں جنھوں نے اردو غزل کے میدان کو نہ صرف وسعت دی بل کہ نئے موضوعات سے بھی روشناس کرایا۔

اگر جھنگ کی ادبی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شعرو ادب جھنگ کی گود میں پلا بڑھا ہے۔شیر افضل جعفری، جعفر طاہر، رام ریاض، ساحر صدقی، مجید امجد، تقی الدین انجم، رفعت سلطان، طاہر سردھنوی، کبیر انور جعفری، مظہر اختر، صفدر سلیم سیال، ظفر سعید، محمود شام، عبد السمیع بیدل، معین تابش، علی اکبر عباس اور علی کوثر جعفری ان سب نے اپنے اپنے فن سے اردو غزل کو متعارف کرایا اور اسے عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالا۔ان کے خانوادے میں دیگر شعرا بھی ہیں غضنفر ترمذی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔غضنفر ترمذی جو ازبکستان کے ایک شہر ترمز کی نسبت سے ترمذی کہلاتے ہیں ولد سید دلبر حسین شاہ جھنگ سٹی کے محلہ شاہ کبیر میں پیدا ہوئے۔ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔وول ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد ٹیکسٹائل ملز میں ملازمت بھی کی لیکن بعد میں واپڈا میں ملازم ہو گئے۔

ادبی تنظیم آئیڈیلز جھنگ کے نام سے چلاتے ہیں جس کے زیر اہتمام مختلف تقریب حمد، نعت اور سلام کے سالانہ مشاعرے اور وقتاً فوقتاً غزل کا مشاعرہ اور ادبی کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔آپ کا شعری مجموعہ ذوقِ سفر اور جالی تجلیوں والی کے نام سے نشر ہوا۔روزنامہ جنگ اور ریڈیو پاکستان لاہور پر ذوقِ سفر کے حوالے سے تبصرے لکھے اور نشر کیے گئے۔آپ کے نعتیہ مجموعہ جالی تجلیوں والی کو ایوارڈ سے نوازا گیا شاعری میں آپ سکندر ایاز اور صادق حسین گوہر کے شاگرد ہیں اور غضنفر تخلص کرتے ہیں۔(6)

آپ بہت اچھی اور پیاری شخصیت کے مالک ہیں کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی شخصیت کا عکس آپ کے اسلوب میں نظر آتا ہے۔پروفیسر صادق حسین گوہر لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک بڑا شاعر بننے کی شرط بڑا آدمی ہونا ہے اور یہ عنایت خداوندی کے بغیر ممکن نہیں۔میں تین عشروں سے غضنفر کو جانتا ہوں اور یہ ہر لحاظ سے بڑے آدمی ہیں۔اس کے پیچھے ان کی کڑی سیادت و نجابت اور کڑی تربیت کارفرما ہے۔"(7)

غضنفر شاہ اتنا خوبصورت انسان ہے کہ وہ معاشرتی اقدار کی حدود و قیود میں آزادی خیال کا علمبردار نظر آتا ہے۔مثلاً وہ خود تو یادِ رفتگاں کو سینے سے لگائے پھر رہا ہے لیکن کسی دوسرے کو ہرگز مجبور نہیں کرتا کہ وہ بھی ایسا کرے بلکہ فیصلہ دیگر اں پر چھوڑ دیتا ہے۔

کوئی تصویر یادِ رفتگاں کی
کرے جب ترجمانی پھینک دینا(8)

ان کی شاعری میں بے وفائی کا ذکر منفرد انداز میں ملتا ہے جو ان کی فلسفیانہ سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔قاری اس کیفیت میں کھو جاتا ہے جو ان کی شاعری کا حصہ ہے۔

کتنے ہی شوق لیے دل میں گیا تھا مجنوں
سنگ پھر کیسے پڑے کوچہ بدر ہونے(9)
عید تھی شہر میں ہم اشک سجا کر نکلے
تھے ستم حسرتِ ناکام پہ کیسے کیسے(10)

غضنفر ترمذی کی شاعری کا ایک نمایاں پہلو غم بھی ہے۔زندگی میں صرف خوشیاں ہی نہیں۔غم بھی آتے جاتے ہیں یہ غم محبوب کا بھی ہو سکتا ہے۔زمانے کا بھی۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس کے جاتے ہی رو پڑی آنکھیں

یوں لگا کائنات کھو بیٹھا(11)

ڈاکٹر عبد العزیز ملک لکھتے ہیں:

انہوں نے غم عشق کو غم جہاں میں تبدیل کر دیا جو نغمگی اور موسیقی میں حل ہو کر تخلیق حسن کا باعث بنتا ہے۔

آؤ غم دوراں کے یہ خاموش سے آنسو

پی جائیں کہ ہم سب کی یہ جاگیر بنی ہے(12)

ان کی شاعری کا ایک پہلو ثابت قدمی بھی ہے۔ وہ خود بھی ثابت قدمی پر ڈٹے رہتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔

تھے ایسے کمربستہ غضنفر کے ارادے

ہر بار بلاتے رہے وہ پلٹے نہیں ہم(13)

جو بات کہو اس پہ عمل کر کے دکھاؤ

کچھ کہ کے بھلا دینا تو آسان بہت ہے(14)

ان کی شاعری کا ایک اہم پہلو حسن و جمال کی پرستی بھی ہے۔ وہ اپنی شاعری میں اسے اجاگر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

خدا نے رکھ دیئے دو نین ان کے پیکر میں

چڑھا کے تیر کماں میں چلائے جاتے ہیں(15)

غضنفر ترمذی فرقہ واریت کے قائل نہیں۔ وہ اپنے خوب صورت لفظوں میں لکھتے ہیں۔

سب کی منزل ایک خدا ہے سب کا ہادی ایک نبی ہے

پھر آپس میں کرتے ہو کیوں فرقوں کی تکرار یہاں(16)

حب الوطنی کو جزو ایمان اور لازمہ حیات گردانا جاتا ہے۔ آپکی شاعری اس وصف سے بھی متصف ہے۔ چودہ اگست، جشن آزادی، میرا دیس پاکستان اور قائد اعظم کے عنادین کے ذیل میں آپ سادہ لیکن پر اثر تاثیر پیش کرتے ہیں۔

اسلام کا قلعہ ہے محبت کی زمیں ہے

یہ دیس میرا دین محمد کا امیں ہے(17)

غضنفر ترمذی بہت ہی شفیق اور ہمدرد انسان ہیں۔ وہ غریبوں پر مہربان رہتے ہیں ان کی یہ خوبی ان کی شاعری میں بھی جھلکتی ہے۔

درد اور رنج کا مارا مفلس

ہے ہمیں جان سے پیارا مفلس

تم غضنفر جو مقابل آؤ

اس کو کہنا نہ خدارا مفلس(18)

ڈاکٹر رضوانہ نقوی لکھتی ہیں:

دردمندی کا وہ احساس کی جو محض سلگن نہیں احتجاج بھی ہے اور صورت حال بدلنے کی سعی بھی خواہ تقدیر و تدبیر کارگر ہو نہ ہو مگر آپ خود کے ہونے اور اپنے جیسوں کے ہونے سے بیزار ہوتے ہیں اور نہ امید چھوڑتے ہیں۔ امید کا یہی جگنو زندگی ہے۔(20)

غضنفر ترمذی صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور زندگی کے اتار چڑھاؤ کو مثبت انداز میں قبول کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

تم بچھڑ کر ملال مت کرنا

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

زندگی کو وبال مت کرنا

لوگ سب ہی عذاب دیتے ہیں

اپنی جان کو نڈھال مت کرنا(21)

غضنفر ترمذی کی شاعری میں ایک نمایاں پہلو منافقت بھی ہے جو ان کے تجربات ومشاہدات کا نتیجہ ہے۔

دل کی بے چینی کے مارے کس کی جانب دیکھیں اب

چہرے تو مخلص ہیں لیکن اندر دنیادار یہاں(22)

غضنفر ترمذی اپنی شاعری میں مفاد پرستی کو بھی بڑے واضح اور صاف انداز میں بیان کرتے ہیں۔

کچھ تو احساس کیجئے تم اوروں کا

اپنا ہر کام بگڑ کر نہ بنایا کیجیے(23)

غضنفر ترمذی نے غزل کی بیخ وبن اور تاروپود کو بطریق احسن سمجھا اور مرکزی خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرے کی ناہمواریوں اور رویوں کا برملا اظہار کیا ۔کہتے ہیں۔

عادتاً جو فریب دے تم کو

احتجاجاً اسی سے پیار کرو(24)

غضنفر ترمذی کی غزل میں سیاسی وسماجی شعور بھی پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ان کی دسترس اور جرات قاری کو چونکا دیتی ہے اور معاشرے کی عکاسی اور سیاسی روش کی درست نشان دہی ملتی ہے۔

یہاں پر جو بھی لیڈر بر سرِپیکار ہوتے ہیں

انہیں درکار سب اچھے برے کردار ہوتے ہیں

اب غضنفر نہیں معیار طریقت کوئی

لوگ اب چور کو بھی پیر بنالیتے ہیں(25)

اشفاق انجم انہیں بے باک شاعر قرار دیتے ہیں وہ لکھتے ہیں یہ بے باکی اور صاف گوئی میں بسا اوقات سر چلے جاتے ہیں۔لیکن ان تمام باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فیصلے جو اٹل نہیں ہوتے

آج ہوتے ہیں کل نہیں ہوتے

جو حقیقت ہو صاف کہتا ہوں

میری باتوں میں بل نہیں ہوتے(26)

انسان میں موجود فطری تقاضوں کو غزل میں سمونا ایک اہم اور منفرد کام ہے۔اس طرز تفکر کو غضنفر ترمذی نے اپنے خصوصی انداز میں بیان کرکے بے مثال دلکشی اور چاشنی پیدا کی ہے۔کہتے ہیں۔

آغاز بھی کرتے ہیں انجام بھی کرتے ہیں

وہ جام ہمیں دے کر بدنام بھی کرتے ہیں(27)

غضنفر ترمذی کو شعر گوئی پر مکمل دسترس حاصل ہے۔وہ مشکل سے مشکل اور بڑی سے بڑی بات آسان لفظوں میں کر جاتے ہیں۔ان کی یہی خصوصیت انہیں دوسرے شعراء سے ممتاز کرتی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ایک ہم ہیں کہ بڑے شوق سے لٹ جاتے ہیں
سادگی ہم سی یہاں کوئی دکھانے آئے(28)

غضنفر ترمذی کی شاعری کی نمایاں خوبی ان کا صوفیانہ لہجہ بھی ہے۔وہ اپنی شاعری میں دنیا کی بے ثباتی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زندگی تو بھی مسافر کی طرح ہے شاید
تو ہی اپنی نہیں جب کون ہمارا ہوگا(29)

غضنفر ترمذی بڑی اچھی سوچ کے مالک ہیں۔ان کی شاعری میں حکمت و دانائی کی بھی باتیں ملتی ہیں۔

ستم ڈھانے سے پہلے سوچ لینا
کہ بے آواز ہے لاٹھی خدا کی(30)

ان کا عشق بڑا مہذب اور پاکیزہ ہے وہ محبوب پر سب کچھ لٹانے کو تیار رہتے ہیں لیکن اس کے عوض کچھ نہیں جاہتے۔

جہان عشق میں سوداگری غضنفر کیا
خلوصِ دل سے یہاں دل لٹائے جاتے ہیں(31)

ان کی شاعری میں محبوب کی قربت کا احساس بھی پایا گیا ہے۔ان کے اسلوب سے ان کا موضوع جھلکتا ہے۔

آپ کی خوشی میں یہ آگئے ہیں پلکوں پر
آنسوؤں پہ ہے کوئی اختیار اس کا(32)

ان کی شاعری کا ایک اہم نکتہ یاد بھی ہے۔ کبھی محبوب کی یاد۔ کبھی والدین کی یاد تو کبھی بچپن کی یاد۔

آج بھی یاد غضنفر کو وہ دن آتے ہیں
جو تھا ماں باپ کے سائے میں گزارا دن(33)

ڈاکٹر سید عنصر ترمذی ان کو شعر کی حرمت اور روایت کا پاسدار شاعر قرار دیتے ہیں۔آپ کی شاعری میں حرمت قلم اہل قلم کی جرات کو خراجِ تحسین بڑے دبنگ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔جو ان کی سیادت واحرار فکر کی پاسداری کا عکاس ہے۔

جرات اہل قلم جو سائباں بنتی رہی
بے زباں مظلوم لوگوں کی زباں بنتی رہی
ظلم کے منہ پر طمانچے جو رقم کرتے رہے
مفلسی کی گود ان کی میزبان بنتی رہی(34)

ان کی شاعری کا مطالعہ کرنے سے ہمیں ان کی شاعری میں جابجا اصلاحی،اخلاقی،ادبی،معاشرتی،مذہبی،سیاسی پہلو جابجا ملتے ہیں۔انہوں نے نظمیں،غزلیں،قطعات اور نعتیں بھی لکھی۔ لیکن انہیں زیادہ پذیرائی غزلوں میں حاصل ہوئی چوں کہ شاعر ایک نبض شناس ہوتا ہے۔اس لیے انہوں نے معاشرے کو اندرونی طور پر پرکھا اور اپنی شاعری کے ذریعے معاشرے کو آئینہ دکھایا۔ان کی شاعری معاشرے کے لیے اصلاح کا ذریعہ ہے۔انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے سماجی برائیوں کے خلاف قلم اٹھایا اور معاشرے کی اصلاح کرنے کی کوشش کی۔ان کی شاعری کا دامن اتنا گہرا اور وسیع ہے کہ زندگی کے ہر پہلو کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔

وہ دو مصرعوں میں اپنی بات خوب صورتی سے ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ان کی شاعری کا بنیادی موضوع انسان کی داخلی کشمکش اور سماجی مسائل ہیں۔وہ زندگی کے مسائل اور انسانی جذبات کی سختیوں کو منفرد انداز میں پیش کرتے ہیں۔ان کی شاعری میں وہ احساسات جھلکتے ہیں جن میں آج کا انسان گھرا ہوا ہے۔انہوں نے کلاسیکی شعری روایت کو جدید دور کے تناظر میں پیش کیا۔ان کی شاعری میں دینی و سماجی تنقید کا بھی پہلو موجود ہے۔ مجموعی طور پر ان کی شاعری میں فکری وسعت پائی گئی ہے۔جو انہیں دوسرے شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حوالہ جات

1. وقار احمد رضوی،ڈاکٹر،"تاریخ جدید اردو غزل"،نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد،2019،ص64
2. رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،"اصناف ادب"،سنگ میل پبلی کیشنز لاہور،2003،ص32
3. مجنوں گورکھپوری،"شعر اور غزل"،ادبی اکیڈمی دلی کالونی کراچی،ص4
4. رشید احمد صدیقی،پروفیسر،"جدید غزل"،اردو اکیڈمی سندھ کراچی،1979،ص5
5. سلام سندیلوی،ڈاکٹر،"ادبی اشارے"،نسیم بک ڈپو لکھنو،1969،ص32
6. راقم کا غضنفر ترمذی سے انٹرویو،بمقام جھنگ،2024
7. صادق حسین گوہر،پروفیسر،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024
8. اشفاق انجم،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024،ص13
9. غضنفر ترمذی،"ذوق سفر"،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024،ص69
10. ایضاً،ص29
11. ایضاً،ص82
12. عبدالعزیز ملک،ڈاکٹر،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024
13. غضنفر ترمذی،"ذوق سفر"،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024،ص61
14. ایضاً،ص11
15. ایضاً،ص50
16. ایضاً،ص58
17. ایضاً،ص47
18. ایضاً،ص15
19. ایضاً،ص101
20. رضوانہ نقوی،ڈاکٹر،فلیپ،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024
21. غضنفر ترمذی،"ذوق سفر"،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024،ص68
22. ایضاً،ص47
23. ایضاً،ص42
24. سید مطاہر حسین ترمذی،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،صابر پریس مارکیٹ،جھنگ،2015،ص5
25. سید عنصر اظہر ترمذی،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024،ص15
26. اشفاق انجم،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،صابر پریس مارکیٹ،جھنگ،2015،ص14
27. سید مطاہر حسین ترمذی،"مشمولہ ذوق سفر"،غضنفر ترمذی،پریس مارکیٹ،جھنگ صدر،2015،ص9
28. غضنفر ترمذی،"ذوق سفر"،مثال پبلشرز فیصل آباد،2024،ص36
29. ایضاً،ص48
30. ایضاً،ص58

31. ایضاً،ص30
32. ایضاً،ص92
33. ایضاً،ص16
34. ایضاً،ص56

References:

Anjum, A. (2015). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Jhang: Sabir Press Market, p. 14.

Anjum, A. (2024). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Faisalabad: Misal Publishers, p. 13.

Arshad, W., Arshad, S., Naeem, M., & Sanaullah, S. (2025). Existentialism: Theories and Philosophical Principles. *Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT)*, *8*(1), 41-47. https://jalt.com.pk/index.php/jalt/article/download/446/354

Arshad, W., Arshad, S., Naeem, M., & Sanaullah, S. (2025). *Existentialism: Theories and philosophical principles*. *Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT)*, 8(1). Retrieved from https://jalt.com.pk/index.php/jalt/article/view/446

Arshad, W., Arshad, S., Sardar, N., Naeem, M., & Sanaullah, S. (2025). Ali Akbar Natiq and Contemporary Fiction Writers. *Contemporary Journal of Social Science Review*, *3*(1), 31-44. https://contemporaryjournal.com/index.php/14/article/view/424

Arshad, W., Maqsood, A., Zaidi, S. S., Haroon, M., Qadir, U. M., Sultana, U., Arshad, S., Haq, M. I. U., & Sanaullah, S. (2024). Kalam-e-Iqbal: Current requirements and our priorities. Retrieved from https://www.researchgate.net/publication/384326267_Kalam_E_Iqbal_Current_Requirements_And_Our_Priorities

Arshad, W., Naeem, M., Sardar, N., & Arshad, S. (2025). *Urdu zaban mein tarjuma nigari ke irtiqai marahil: Evolutionary stages of translation in the Urdu language*. *Al-Aasar*, 2(1), 77-81. Retrieved from http://al-aasar.com/index.php/Journal/article/view/66

Attaullah, M., Ovaisi, M. A., & Arshad, W. (2023). Indirect Contributions of Neocolonial Era on Urdu Language. *Makhz (Research Journal)*, *4*(3) https://ojs.makhz.org.pk/journal/article/view/152

Attaullah, S. (2014). *Iqbal Nama: Majmua Makatib-e-Iqbal*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, p. 35.

Awaisi, M. A., Attaullah, M., & Arshad, W. (2023). Modern Urdu Fiction and Sufism: An Analytical Study. *Makhz (Research Journal)*, *4*(4) https://ojs.makhz.org.pk/journal/article/view/150

Goher, S. H. (Prof.). (2024). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Faisalabad: Misal Publishers.

Gorakhpuri, M. (n.d.). *She'r aur Ghazal*. Delhi Colony Karachi: Adabi Academy, p. 4.

Hashmi, R. U. (Dr.). (2003). *Asnaf-e-Adab*. Lahore: Sang-e-Meel Publications, p. 32.

Jawaid, A., Batool, M., Arshad, W., Haq, M. I., Kaur, P., & Arshad, S. (2025). *English language vocabulary building trends in students of higher education institutions and a case of Lahore, Pakistan*. *Contemporary Journal of Social Science Review*, 3(1), 730-737. Retrieved from https://contemporaryjournal.com/index.php/14/article/view/360

Jawaid, A., Batool, M., Arshad, W., Kaur, P., & Haq, M. I. (2024). *English language*

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

pronunciation challenges faced by tertiary students. *Contemporary Journal of Social Science Review*, 2(4), 2104-2111. Retrieved from https://contemporaryjournal.com/index.php/14/article/view/361

Jawaid, A., Batool, M., Arshad, W., ul Haq, M. I., Kaur, P., & Sanaullah, S. (2025). AI AND ENGLISH LANGUAGE LEARNING OUTCOMES. *Contemporary Journal of Social Science Review*, *3*(1), https://contemporaryjournal.com/index.php/14/article/view/387

Jawaid, A., Khalil, A., Gohar, S., Kaur, P., Arshad, W., & Mukhtar, J. (2024). ENGLISH LANGUAGE LEARNING THEORIES AND DIGITAL TECHNOLOGIES OF 21ST CENTURY: A SYSTEMIC SCENARIO. *Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT)*, *7*(4) https://jalt.com.pk/index.php/jalt/article/view/369

Jawaid, A., Mukhtar, J., Mahnoor, P. K., Arshad, W., & Ikram ul Haq, M. (2025). English Language Learning of Challenging Students: A University Case. *Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT)*, *8*(1), 679-686. https://jalt.com.pk/index.php/jalt/article/view/370

Malik, A. A. (Dr.). (2024). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Faisalabad: Misal Publishers.

Naeem, M., Arshad, W., Sanaullah, S., & Arshad, S. (2025). "Chand Gehan, Daan Aur Daastaan" by Intizar Hussain: An Analytical Study. *Al-Aasar*, *2*(1), 82-91. https://al-aasar.com/index.php/Journal/article/view/71

Naqvi, R. (Dr.). (2024). *Flip*, *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Faisalabad: Misal Publishers.

Ovaisi, A., & Arshad, W. (2024). The Travalogue of Mahmood Nizami "NAZAR NAMA": Analytical Study. *Tahqeeq-o-Tajzia*, *2*(01)

Rizvi, W. A. (Dr.). (2019). *Tarikh-e-Jadeed Urdu Ghazal*. Islamabad: National Book Foundation, p. 64.

Sandeelvi, S. (Dr.). (1969). *Adabi Isharay*. Lucknow: Naseem Book Depot, p. 32.

Siddiqi, R. A. (Prof.). (1979). *Jadeed Ghazal*. Karachi: Urdu Academy Sindh, p. 5.

Tirmizi, G. (2024). *Zauq-e-Safar*. Faisalabad: Misal Publishers, p. 69.

Tirmizi, G. (2024). *Zauq-e-Safar*. Faisalabad: Misal Publishers, p. 61.

Tirmizi, G. (2024). *Zauq-e-Safar*. Faisalabad: Misal Publishers, pp. 68, 47, 42.

Tirmizi, G. (2024). *Zauq-e-Safar*. Faisalabad: Misal Publishers, p. 36.

Tirmizi, S. A. A. (2024). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Faisalabad: Misal Publishers, p. 15.

Tirmizi, S. M. H. (2015). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Jhang: Sabir Press Market, p. 5.

Tirmizi, S. M. H. (2015). *Mashmoola Zauq-e-Safar*, Ghazanfar Tirmizi. Jhang Sadar: Press Market, p. 9.